www.xtrapapers.com

M05/2/ABURD/HP1/URD/TZ0/XX/T

IB DIPLOMA PROGRAMME
PROGRAMME DU DIPLÔME DU BI
PROGRAMA DEL DIPLOMA DEL BI

URDU B – HIGHER LEVEL – PAPER 1
OURDOU B – NIVEAU SUPÉRIEUR – ÉPREUVE 1
URDU B – NIVEL SUPERIOR – PRUEBA 1

Monday 16 May 2005 (morning)
Lundi 16 mai 2005 (matin)
Lunes 16 de mayo de 2005 (mañana)

1 h 30 m

TEXT BOOKLET – INSTRUCTIONS TO CANDIDATES

- Do not open this booklet until instructed to do so.
- This booklet contains all of the texts required for Paper 1.
- Answer the questions in the Question and Answer Booklet provided.

LIVRET DE TEXTES – INSTRUCTIONS DESTINÉES AUX CANDIDATS

- N'ouvrez pas ce livret avant d'y être autorisé(e).
- Ce livret contient tous les textes nécessaires à l'épreuve 1.
- Répondez à toutes les questions dans le livret de questions et réponses fourni.

CUADERNO DE TEXTOS – INSTRUCCIONES PARA LOS ALUMNOS

- No abra este cuaderno hasta que se lo autoricen.
- Este cuaderno contiene todos los textos para la Prueba 1.
- Conteste todas las preguntas en el cuaderno de preguntas y respuestas.

www.xtrapapers.com

اقتباس (اے)

غزل

عشرت آفریں

یہ نازک سی میرے اندر کی لڑکی
عجب جذبے عجب تیور کی لڑکی

یوں ہی زخمی نہیں ہیں ہاتھ میرے
تراشی میں نے ایک پتھر کی لڑکی

سزاوار ہنر مجھ کو نہ ٹھہرا
یہ فن میرا نہ میں عزر کی لڑکی

بکھر کر شیشہ شیشہ ریزہ ریزہ
سمٹ کر پھول سی پیکر کی لڑکی

حویلی کے مکیں تو چاہتے تھے
کہ گھر ہی میں رہے یہ گھر کی لڑکی

www.xtrapapers.com

اقتباس (بی)

اردو تعلیم

۱۔ ہندوستان میں اردو تعلیم کا مسئلہ کوئی نیا نہیں ہے۔ یہاں ہم اردو تعلیم کے متعلق چند مسائل پر تبادلۂ خیال کریں گے تاکہ ماہرین تعلیم کی توجہ ان خامیوں کی جانب دلایا جا سکے اور ان کا حل بھی تلاش کیا جا سکے۔ یوں تو نہ جانے اردو تعلیم کے متعلق کتنے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں، لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ لکھنا پڑ رہا ہے کہ ان مضامین میں تنقیدی پہلو زیادہ ہوتا ہے اور عملی تجاویز کم۔ در اصل مادری زبان ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس کے ذریعہ طلبہ آسانی کے ساتھ کسی بھی چیز کو بہتر طور پر بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ بچہ اپنی زندگی کے ابتدائی مراحل میں مادری زبان کو بڑی تیزی کے ساتھ سیکھتا ہے اور رفتہ رفتہ وہ غیر مشاہد باتوں کو بھی سمجھنے لگتا ہے، جن کا تعلق ہماری زندگی کے سماجی، تہذیبی، روایتی اور ثقافتی پہلو سے ہوتا ہے۔

۲۔ انگریزی ماحول میں پرورش پانے والا بچہ اپنے گھر پر انگریزی بولنا تو سیکھتا ہی ہے اور ساتھ ہی ساتھ اسکول میں بھی تعلیم انگریزی ذریعہ ہونے کی وجہ سے ان بچوں کو کوئی پریشانی نہیں ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیاں کے زیادہ‌تر ماہرین تعلیم اس بات پر متفق ہیں کہ بچے کی ابتدائی تعلیم صرف مادری زبان میں ہونی چاہئے۔ مادری زبان کے ذریعہ تعلیم نہایت ہی آسان اور موثر انداز میں دی جا سکتی ہے۔ چونکہ دستور ہند میں ریاستی زبانوں کو تسلیم کر لیا گیا ہے جس کی وجہ سے ہر ریاست کے لوگ اپنی زبان کو ترقی دینے کے لئے دل و جان سے لگ گئے۔

۳۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لسانی بنیاد پر ریاستوں کی تقسیم ہوگئی اور مقامی زبانوں کے نام سے مختلف ریاستوں میں یونیورسٹیاں قائم کر دی گئیں۔ مثال کے طور پر پنجاب میں پنجابی یونیورسٹی، آندھرا پردیش میں تیلگو یونیورسٹی، تامل ناڈو میں تامل یونیورسٹی، واردھا میں مہاتما گاندھی ہندی یونیورسٹی، حیدرآباد میں مولانا آزاد اردو یونیورسٹی، وغیرہ وغیرہ۔ مسئلہ صرف یونیورسٹی کے قیام سے حل نہیں ہو جاتا بلکہ اصل مسئلہ ذریعۂ تعلیم کا ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہم اردو ذریعۂ تعلیم میں حائل رکاوٹوں کو دور کریں اور ایک نئی طرزفکر کے ساتھ عملی طور پر اسے کامیاب کرنے کی کوشش کریں۔

۴۔ اگر اب بھی ہم نے عملی طور پر کوشش شروع نہیں کی تو ذریعۂ تعلیم پر بحث بے سود ہو کر رہ جائے گی۔ آج ملک کی آبادی کا تقریبا بیس فی صد طبقہ اردو داں ہے جنہیں عصر حاضر میں چند بنیادی مسائل کی طرف توجہ دینی ہوگی تاکہ ان خامیوں کو دور کر کے ایک لائحہ عمل تیار کیا جا سکے۔

www.xtrapapers.com

اقتباس (سی)

پاکستان کی زراعت:

ایک جائزہ

احمد :پاکستان نے زندگی کے ہر شعبے میں کافی ترقی کی ہے۔ مگر اس کی کیا وجہ ہے کہ وہ ابھی تک اناج کی کمی کو دور نہیں کر سکا۔

رحیم :پاکستان میں اناج کی کمی کا مسئلہ انشاءاللہ بہت جلد حل ہو جائیگا۔ کیونکہ ہماری زرعی پیداوار کافی بڑھ گئی ہے۔ جس سے امید ہے کہ اب ہمیں باہر سے اناج منگانے کی ضرورت نہیں رہےگی۔

احمد :میرے خیال میں پاکستانی کسانوں کو کھیتوں میں مشینیں استعمال کرنی چاہئے۔ اس سے کام کی رفتار بڑھ جائےگی اور انہیں اتنی سخت محنت بھی نہیں کرنی پڑےگی۔ اسی طرح دوسرے اور کام بھی آسان ہو جائیں گے۔

رحیم :حکومت اس سلسلے میں بھی اقدامات کر رہی ہے۔ محکمۂ زراعت نے کئی جگہ ایسے مرکز کھولے ہیں جہاں کسانوں کو بعض مشینوں کے استعمال کا طریقہ بتایا جاتا ہے۔ یہ مرکز ان مشینوں کو خریدنے میں بھی مدد دیتے ہیں۔ حکومت پوری کوشش کر رہی ہے کہ کسان بہت جلد کھیتوں میں مشینوں سے کام لینے لگیں۔

احمد :حکومت کا یہ اقدام بہت اچھا ہے۔ مگر اس کے لئے کسانوں میں تعلیم بڑھانے کی بھی ضرورت ہے۔ کیونکہ فصلیں بونے، کھادبنانے اور کھیتوں میں مختلف قسم کے مشینوں کے استعمال کے بارےمیں اچھی اچھی کتابیں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اگر کسانوں کوپڑھنا لکھنا آتا ہو تو ان کتابوں سے فائدہ اٹھاکر اپنی اور ملک کی حالت بہتر بنا سکتے ہیں۔

رحیم :واقعی کسانوں کی ایک بڑی تعداد کو پڑھنا لکھنا نہیں آتا۔ ہمارے ملک میں عام طور پر تعلیم کی کمی ہے۔ چنانچہ حکومت نہ صرف کسانوں بلکہ عام لوگوں میں بھی تعلیم پھیلانے کے لئے جگہ جگہ اسکول کھول رہی ہے۔ بچوں کے اسکولوں کے علاوہ ایسےمرکز بھی قائم کئے گئے ہیں جہاں بڑی عمر کے لوگوں کو تعلیم دی جاتی ہے۔

احمد :ہر حکومت کو ایسے اقدامات ضرور کرنے چاہئیں۔ خاص طور پر آپ کے یہاں زرعی پیداوار میں اضافہ بہت ضروری تھا۔ کیونکہ جو روپیہ اناج کی درآمد پر خرچ ہوتا تھا اسے اب نئی صنعتیں قائم کرنے اور عوام کی خوشحالی کے کاموں پر خرچ کیا جا سکتا ہے۔

رحیم :آپ بالکل صحیح فرماتے ہیں۔ پاکستان صنعتی ترقی کو بھی ضروری سمجھتا ہے۔ اس سلسلے میں حکومت کے سامنے بہت سے منصوبے ہیں مثال کے طور پر پاکستان کے سمندروں سے کافی مچھلی حاصل ہوتی ہے چنانچہ حکومت کوشش کر رہی ہے کہ ایسے کارخانے قائم کئے جائیں جو ان مچھلیوں کو ڈبوں میں بند کر کے غیر ممالک کے ہاتھ فروخت کریں۔ اس سے ایک طرف تو ملک کی مالی حالت بہتر ہوگی دوسری طرف سینکڑون لوگوں کو کام ملےگا۔

احمد :یہ منصوبہ تو بہت اچھا ہے۔ کیونکہ مغربی ممالک میں کھانے کی اشیاء عام طور پر بند ڈبوں میں فروخت ہوتی ہیں۔

رحیم : اچھا اب اجازت دیں۔ خدا حافظ۔

احمد : خدا حافظ۔

www.xtrapapers.com

اقتباس (ڈی)

اردو زبان

۱۔ جب گیارہویں اور بارہویں صدی میں مسلمان ہندوستان میں آئے تو زیادہ تر اس علاقے میں رہے جو لاہور سے لیکر دہلی، آگرہ اور میرٹھ تک پھیلا ہوا ہے۔ اس دہلی اور اس کے آس پاس کے علاقے میں بانگڑو اور کھڑی بولی بولی جاتی تھی۔ اور آگرہ کے پاس برج بھاشا بولی جاتی تھی۔ باہر سے آنے والے یہ مسلمان ترکی یا فارسی بولتے تھے۔ مسلمان بادشاہوں کی سرکاری زبان فارسی تھی مگر زندگی اور حکومت کی ضرورتیں انہیں عام لوگوں کی زبان سیکھنے پر مجبور کر رہی تھی۔ اس طرح مقامی لوگوں کے لئے بھی ضروری تھا کہ وہ نئے آنے والوں کی بات سمجھ سکیں اور انہیں اپنی بات سمجھا سکیں۔بادشاہوں اور ان کےدربا اور فوج سے دور مسلمان فقیروں کا ایک گروہ تھا جو اپنا پیام ملک کے عام لوگوں تک پہنچانا چاہتا تھا۔ یہ لوگ ترکی، عربی اور فارسی کے عالم تو تھے ہی ہندوستان آنے کے بعد انہوں نے سنسکرت اور دوسری ہندوستانی زبانین سیکھنا شروع کیں۔

۲۔ اسی طرح کے میل جول سے شمالی ہند میں ایک نئی زبان بننا شروع ہوئی۔ تیرہویں صدی میں ہم کو اس کھڑی بولی اور فارسی ملی ہوئی زبان میں کچھ جملے ملتے ہیں۔ اس زمانے میں اس زجان کو ہندوی کہتے تھے۔ اس کی گرامر ہندوستانی تھی مگر فارسی کا گہرا اثر تھا۔ اس صدی میں مسلمان فوج کے ساتھ یہ زبان دکن پہنچی۔ کچھ سالوں کے بعد دکن کے مسلمان بادشاہوں نے اس کو اپنے دربار میں جگہ دی اور یہی ملی جلی زبان دکنی کے نام سے وہاں کی سرکاری زبان بن گئی۔ دکن میں اس زبان نے بڑی تیزی سے ترقی کی۔

۳۔ شاہجہاں کے زمانے میں دہلی دوبارہ راجدھانی بنی اور عام بول چال میں برج بھاشا کی جگہ کھڑی بولی کا رواج بڑھا۔ دہلی میں فارسی اور کھڑی بولی ملی ہوئی زبان کا نام پہلے ریختہ اور پھر اردو پڑا۔ اردو اور دکنی ایک ہی زبان کی دو شکلیں تھیں۔ چنانچہ جب دکن کے مسلمان سلطنتیں ختم ہو گئیں اور دہلی حکومت اور تہزیب کا مرکز بنی تو دکنی کی ادبی حیثیت ختم ہو گئی اور اردو ہی شعروادب کی زبان مانی گئی۔ کچھ ہی دنوں میں یہ زبان ہندوستان کے سارے علاقوں میں پھیل گئی۔

۴۔ انگریزوں کے زمانے میں اردو سرکاری زبان بھی بن گئی۔ 1947ء کے بعد سے اردو پاکستان کی ایک سرکاری زبان ہے اور بہت ترقی کر رہی ہے۔ ہندوستان میں بھی یہ اب بھی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اور حیدرآباد، لکھنو، دہلی اور علیگڑھ اس کے بڑے مرکز ہیں۔